



## سوال

(526) نماز مغرب سے پہلے نفل

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اذان مغرب کے بعد اور نماز سے پہلے۔۔۔ جب کہ اذان اور اقامت کے درمیان وقت بہت کم ہوتا ہے۔۔۔ تہیۃ المسجد اور نفل پڑھنے کا کیا حکم ہے؟  
نمبر 2۔ جو شخص نماز فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک مسجد میں رہے کیا اس کے لئے طلوع آفتاب کے وقت ضحیٰ کی دو رکعات پڑھنا جائز ہے۔؟ نیز یہ فرمائیے کہ نماز ضحیٰ کا مسنون وقت کونسا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تہیۃ المسجد سنت موکدہ ہے۔ جسے تمام اوقات حتیٰ کہ ممانعت کے اوقات میں بھی علماء کے صحیح قول کے مطابق ادا کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے عموم کا یہی تقاضا ہے کہ:

«اذادخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین» (صحیح بخاری)

”تم میں سے کوئی جب بھی مسجد میں آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔“ (متفق علیہ)

اذان مغرب کے بعد اور اقامت سے پہلے نماز سنت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«صلو صلاة المغرب». «صلو صلاة المغرب». قال فی التاویہ لمن شاء. (صحیح بخاری)

”مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔ مغرب سے پہلے نماز پڑھو اور تیسری بار آپ نے فرمایا کہ جو چاہے وہ پڑھے۔“

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا معمول یہ تھا۔ کہ جب اذان مغرب ہو جاتی۔ تو وہ اقامت سے پہلے جلدی سے دو رکعات پڑھ لیتے تھے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھتے اور منع نہ فرماتے بلکہ آپ نے تو اس کا حکم بھی دیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔

جواب نمبر 2۔ ضحیٰ کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہو جائے اور اس وقت تک رہتا ہے جب سورج ظہر سے پہلے کھڑا ہو جائے۔ (یعنی نصف النہار کے وقت جب ابھی زوال شروع نہیں ہوا ہوتا) اور افضل وقت وہ ہے جب دھوپ گرم ہو جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:



« صلاة الاواہین میں ترمض الفصال » (صحیح مسلم)

« اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے۔ جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں چلتے ہیں۔ » (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)  
حدا ما عنہمی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 432

محدث فتویٰ